Regd No 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

175

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا
اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡهِ مَنۡ یَّشَآءُ

روزنامہ

الفضل

لاہور

تار کا پتہ:۔ ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ۱؎

یوم چہارشنبہ ۔ ۲۷ ربیع الاول ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸ ۔ ۲۴ نبوت ۱۳۳۳ ہش ۔ ۲۴ نومبر ۱۹۵۴ء ۔ نمبر ۲۰۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۱ نومبر۔ مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب سلسلہ فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

لاہور ۲۳ نومبر۔ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری ابھی تک بیمار ہیں۔ کمزوری بے حد ہے۔ احباب حضرت حافظ صاحب کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ایک طالب علم کی نمایاں کامیابی

سرگودھا ۲۰ نومبر۔ اطلاع ملی ہے کہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ایک طالب علم خالد بشیر نے گورنمنٹ کالج سرگودھا میں منعقد ہونے والے کل پاکستان تقریری مقابلوں میں انگریزی کا اول اور اردو کا خاص انعام حاصل کیا۔ الحمد للہ

—پیرس ۲۳ نومبر تونس کے وزیر اعظم طاہر بن امر پیرس سے تونس روانہ ہوگئے۔

چوہدری خلیق الزمان کو سفیر بنادیا گیا

کراچی ۲۳ نومبر۔ سابق گورنر مشرقی بنگال چوہدری خلیق الزمان کو انڈونیشیا میں پاکستان کا سفیر مقرر کیا گیا ہے۔ وہ فلپائن میں پاکستان کے وزیر مختار کے فرائض بھی سرانجام دیں گے۔

مسٹر شعیب قریشی کی اہلیہ کا انتقال

کراچی ۲۳ نومبر۔ سابق وزیر امور کشمیر مسٹر شعیب قریشی کی اہلیہ کا آج صبح انتقال ہوگیا۔ وہ مولانا محمد علی جوہر مرحوم کی صاحبزادی اور ایک سرگرم سماجی کارکن تھیں۔

ناگا قبائل آزادی کے مطالبہ پر قائم ہیں

نئی دہلی ۔ ۲۳ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ آسام کے ناگا قبائل کی قومی کونسل نے ہندوستان کے بعض اخبارات کی اس خبر کو غلط بتایا ہے۔ کہ اگر ناگا علاقہ کو ہندوستانی یونین کے اندر ایک الگ صوبہ بنادیا جائے۔ تو وہ آزادی کا مطالبہ ترک کردیں گے۔

—ماسکو ۲۳ نومبر۔ لنڈن میں روسی سفیر مسٹر جیکب ملک کو اقوام متحدہ میں روس کا مستقل نمائندہ مقرر کیا گیا ہے۔ انہیں مسٹر وشنسکی کی جگہ مقرر کیا گیا ہے جو کل انتقال کرگئے تھے۔ مسٹر ملک آج رات لنڈن سے نیویارک جارہے ہیں۔ مسٹر وشنسکی کی لاش ماسکو میں سرکاری اعزاز

تمام ملک میں مغربی پاکستان کو ایک یونٹ بنانے کے فیصلہ کا خیر مقدم

یہ فیصلہ ایک تاریخی اقدام ہے۔ اور اس سے تحریک پاکستان کا حقیقی مقصد حاصل ہوجاتا ہے

کراچی ۲۳ نومبر۔ وزیر اعظم نے مغربی پاکستان کو ایک یونٹ بنانے کی جو تجویز پیش کی ہے تمام ملک میں اس کا خیر مقدم کیا جارہا ہے اور کہا جارہا ہے کہ یہ تجویز قائد اعظم کی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے پہلا قدم ہے کہ پاکستان کے لوگ اپنے آپ کو بنگالی۔ پنجابی۔ سندھی اور بلوچی کہلانا چھوڑ دیں گے۔ اور اپنے آپ کو صرف مسلمان اور پاکستانی سمجھیں گے۔

سندھ کے وزیر اعلیٰ مسٹر کھوڑو نے کہا ہے کہ ہمیں سب سے زیادہ اہمیت پاکستان کے استحکام کو دینی چاہئیے اور اسی مقصد کو مقدم رکھنا چاہئیے۔ انہوں نے واضح کی کہ اگر ایک یونٹ بن گیا۔ تو اس سے سندھ کے لوگوں کو کوئی نقصان اٹھانا نہیں پڑے گا۔ اور ان کے حقوق زبان اور ثقافت محفوظ رہے گی۔

قلات کے خان اعظم نے مغربی پاکستان کو ایک یونٹ بنانے کی کوششوں پر گورنر جنرل کو مبارکباد دی ہے۔ اور انہیں اپنے تعاون کا یقین دلایا ہے۔

مشرقی پاکستان میں بھی وزیر اعظم کے اعلان کا عام طور پر خیر مقدم کیا گیا ہے۔ اخبارات میں بھی اس تجویز کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔ پاکستان سٹینڈرڈ نے لکھا ہے کہ وزیر اعظم کا یہ اعلان ایک تاریخی اقدام ہے۔ اور اس سے تحریک پاکستان کا حقیقی مقصد حاصل ہوجاتا ہے۔ ٹائمز آف کراچی نے لکھا ہے۔ کہ اب پاکستان کی تاریخ کا ایک نیا دور شروع ہورہا ہے۔ اور حکومت کے سامنے طرز عمل کی ایک واضح راہ آگئی ہے۔ انجام نے لکھا ہے کہ ایک یونٹ لوگوں کو صوبہ پرستی سے نجات دلانے کی طرف ایک اہم قدم ہے۔ ٹائمز آف لنڈن نے اس فیصلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ پاکستانی قوم کے وجود میں آنے کے بعد جغرافیائی حالات کے مطابق انتظامی ڈھانچہ تیار کرنے کی یہ پہلی مثال ہے۔

الجزائر کے قوم پرستوں کا زبردست حملہ

الجزائر ۲۳ نومبر۔ الجزائر کے قوم پرستوں نے العریش کے پہاڑی علاقے میں فرانسیسی رسد کے دستوں پر اتنا زبردست اور تباہ کن حملہ کیا ہے۔ کہ اس سے پہلے آج تک کبھی نہیں کیا۔

آئندہ لائسنس کے بغیر سودی کاروبار کرنا تعزیری جرم ہوگا

لاہور ۲۳ نومبر پنجاب اسمبلی کا آج سہ پہر پھر اجلاس ہوا۔ اسمبلی اب تک سات بل منظور کرچکی ہے ایک بل کی رو سے پنجاب کے مالیہ کے قانون مجریہ ۱۸۸۷ء میں ترمیم منظور کی گئی۔ اس بل کے تحت آئندہ متروکہ اراضیات کے الاٹیوں کو وہی حقوق حاصل ہوں گے۔ جو اصل مالکوں کو حاصل ہوتے ہیں۔ اس سے پہلے اسمبلی نے ایک اور بل پاس کیا۔ جس کی رو سے آئندہ لائسنس کے بغیر سودی کاروبار کرنا تعزیری جرم سمجھا جائے گا۔ اس کے علاوہ سود کی زیادہ شرح وصول کرنا بھی تعزیری جرم ہوگا۔ وزیر اعلیٰ ملک فیروز خاں نون نے ایک ممبر کی اس تجویز کی مخالفت کی۔ کہ محفوظ قرضوں پر تین فیصد اور غیر محفوظ قرضوں پر پانچ فیصد شرح سود مقرر کی جائے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ایسا کرنا ممکن نہیں۔ کیونکہ اس شرح پر کوئی شخص اپنا کاروبار چلا نہیں سکے گا۔ ایوان نے بعض ایسے بل بھی منظور کئے۔ جو آرڈی نینس کے ذریعہ پہلے ہی قانون بن چکے ہیں۔ ان میں سے ایک بل کے تحت ڈسٹرکٹ ججوں کو ان انتخابی عذرداریوں کی سماعت کا اختیار حاصل ہوگا۔ جن کی عذرداری پہلے نامزد کردہ کمشنر کرتے تھے۔ دوسرے بل میں پنجاب بجلی ایکٹ مجریہ ۱۹۴۷ء کو منسوخ کردیا گیا ہے۔

اس سے پہلے سوالات کے وقفہ میں وزیر مال مسٹر مظفر علی قزلباش نے بتایا کہ ۱۹۵۳-۵۴ء میں گندم کی ستائیس ہزار ایکڑ زمین ژالہ باری کی وجہ سے تباہ ہوگئی۔ جس کی وجہ سے لگان میں بارہ ہزار دو سو روپے کی معافی دی گئی۔ وزیر اعلیٰ کے پارلیمنٹری سیکرٹری نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ شاہ عراق کے صوبے میں تشریف لانے کے موقعہ پر سرکاری تقریبات میں انتالیس ہزار پانچ سو روپیہ خرچ کیا گیا۔

امریکی کمانڈر سیئول میں

سیئول ۲۳ نومبر۔ مشرق بعید کے بڑے بڑے امریکی کمانڈر سیئول پہنچ گئے ہیں۔ جنوبی کوریا کو امریکہ سے چالیس کروڑ ڈالر کی جو امداد ملے گی۔ یہ کمانڈر اس سے تعلق رکھنے والے معاملوں پر صدر ری سے بات چیت کریں گے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳۰ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر (بروز اتوار - سوموار اور منگل) مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شریک ہونے اور اس کی برکات سے مستفید ہونے کی کوشش فرمائیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ)

سیرت النبی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے بابرکت جلسے

جہلم

مورخہ ۹؍۱۱؍۵۳ کو بعد نماز مغرب جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ جلسہ بہت پررونق اور حاضری کافی تھی۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے مختصر طور پر جلسہ کی غرض بیان کی۔ شعبان احمد صاحب نسیم سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ جہلم نے حضورؐ کی سیرت پر تقریر کی۔ اس کے بعد جناب ملک کرم دین صاحب نے حضورؐ کے وہ اعلیٰ اخلاق پیش کئے۔ جو حضورؐ نے فتح مکہ کے بعد اپنے بدترین دشمنوں کے سامنے پیش فرمائے۔ جناب سید سردار خان صاحب نے حضورؐ کے وہ درجات پیش کئے۔ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمائے ہیں۔ ان بعد مولوی عبدالکریم صاحب نے ایک مختصر تقریر فرمائی۔ امیر صاحب نے ایک لمبی دعا کے بعد جلسہ ختم فرمایا۔ (خاکسار محمد شریف جہلم)

کنری

مورخہ ۹؍نومبر بروز منگل بعد از نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ فیکٹری کنری میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد شروع ہوئی۔ ابتدا میں مکرم مولوی عبدالباقی صاحب نے بطور صدر جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ اس کے بعد مکرم سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی نے تقریر فرمائی۔ ان کا موضوع "صلح حدیبیہ کا واقعہ" تھا۔ ان کے بعد مکرمی چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب نے رسول کریمؐ کے روحانی فیوض ان کے متبعین میں ہر وقت جاری ہیں کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آخری تقریر مکرم ڈاکٹر احمد دین صاحب امیر جماعت احمدیہ زیریں سندھ کی تھی۔ ان کا موضوع "منصب خاتم النبیین" تھا۔ اس کے علاوہ بعض دیگر خدام اور اطفال نے بھی دلچسپ تقریریں کیں۔ خاکسار عبدالغفور بھٹی سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کنری سندھ

اوکاڑہ

مورخہ ۹؍نومبر ۷؍۳۰ بجے شب مسجد احمدیہ میں سیرت النبیؐ کا جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد سید عزیز احمد شاہ صاحب مبلغ سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی اشعار معہ ترجمہ سنائے۔ جماعت کے چار بچوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر مضمون سنائے۔ ان کے بعد مکرم سید عزیز احمد شاہ صاحب شاہد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک پُر معارف مضمون سنایا۔ ایک احمدی بچے نے چند احادیث نبویؐ پڑھ کر سنائیں۔ اور ایک غیر احمدی طالب علم نے چھوٹا سا مضمون سنایا۔ اور مولوی ظفر الاسلام صاحب مولوی فاضل نے بھی تقریر فرمائی۔ آخر میں صدر جلسہ کی مختصر تقریر و دعا کے بعد ۱۰ بجے شب کے قریب جلسہ ختم ہوا۔ عبدالحکیم سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ اوکاڑہ۔

چکوال

جلسہ سیرت النبیؐ مورخہ ۹؍۱۱؍۵۳ بعد از نماز عصر مسجد احمدیہ چکوال میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی سیرت پر ڈاکٹر محمد دین صاحب و خواجہ محمد شفیع صاحب وکیل نے تقاریر کیں۔ اور بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔ خاکسار رسالدار احمد خان مرزا صدر جماعت احمدیہ چکوال ضلع جہلم۔

نوشہرہ چھاؤنی

مورخہ ۱۱؍۱۱؍۵۳ بوقت ۷ بجے زیر صدارت مکرم مرزا غلام حیدر صاحب امیر جماعت کے قیام گاہ پر سیرت النبیؐ کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں بعد تلاوت قرآن مجید و نظم کے مختلف احباب نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر تقاریر کیں۔ جلسہ بعد دعا بخیر و خوبی ختم ہوا۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی)

چک ۶۱ R-B بیدیانوالہ

مورخہ ۹؍۱۱؍۵۳ کو بعد نماز عشاء جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد چودھری امیر احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا مضمون پڑھ کر سنایا۔ میاں انوار احمد صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی پاک زندگی اور اخلاق فاضلہ پر روشنی ڈالی۔ آخر میں صدر صاحب جلسہ نے مختصر تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رحمۃ للعالمین ہونا ثابت کیا۔ سیکرٹری جماعت احمدیہ چک ۶۱ R-B

بحضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

اے کعبۂ مہر و وفا | اے قبلۂ صدق و صفا
اے مخزنِ جود و سخا | اے معدن فہم و ذکا

اے منبعِ علم و ہدیٰ
کن چارۂ آزارِ ما

اے بارشِ ابرِ کرم | اے نازشِ خیرِ امم
اے پیکرِ جاہ و حشم | اے زینتِ باغِ ارم

اے شافعِ روزِ جزا
کن چارۂ آزارِ ما

اے مرہمِ زخمِ جگر | اے تابشِ نورِ سحر
اے رونقِ بزمِ قمر | اے راحتِ قلب و نظر

اے مشعلِ راہِ خدا
کن چارۂ آزارِ ما

اے چارۂ سوزِ نہاں | اے غمگسارِ بیکساں
اے غازۂ روئے جناں | اے مرجعِ شاہنشہاں

اے شیشۂ عطر رضاء
کن چارۂ آزارِ ما

اے مأمن و ملجاءِ من | اے رونقِ بزمِ چمن
اے نافۂ مشکِ ختن | اے فخرِ دورِ ہر زمن

اے سرخوشِ جامِ غناء
کن چارۂ آزارِ ما

اے شہپرِ روح الامیں | اے مہرِ انوارِ یقیں
کہتا ہے با قلبِ حزیں | تیرا ریاضِ کمتریں

اے تاجدارِ انبیاءؐ
کن چارۂ آزارِ ما

ملک نذیر احمد ریاض ربوہ

ضروری تصحیح و ترمیم

مورخہ ۷؍نومبر کے پرچہ میں جو اعلان سزا شائع ہوا ہے۔ احباب اس میں مندرجہ ذیل تصحیح و ترمیم کر لیں:- (۱) حکیم نذیر احمد صاحب برق کی سکونت بجائے چک ۲۹۵ جنڈانوالہ کے چک ۱۹۵ ر ب جنڈانوالہ درست ہے۔

(۲) چودھری علی محمد صاحب کے متعلق سزا کے الفاظ کے بعد "اور ان کا وقف توڑا جاتا ہے" کے الفاظ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ (ناظر امور عامہ)

ایجنٹ و خریدار حضرات متوجہ ہوں

براہ مہربانی الفضل کی ترسیل وغیرہ سے متعلق اپنی شکایات کی اطلاع زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ تک دفتر کو دے دیا کریں۔ بصورت دیگر تعمیل ہونی مشکل ہے۔ (مینیجر الفضل)

ولادت:- مورخہ ۲۰؍۱۱؍۵۳ کو میرے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے لڑکا پیدا ہوا ہے۔ احباب نومولود کی عمر درازی اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ صادق احمد دکاندار دریا خاں مری ضلع نوابشاہ سندھ

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۶ نبوت ۱۳۳۱ہش

176

ملک کا انتشار جبری اسلام کا نتیجہ ہے

معاصر ہفت روزہ "چٹان" ہیں جن کے ایڈیٹر جناب شورش صاحب ہیں۔ جناب "فضل من اللہ" صاحب کے قلم سے ایک مضمون بعنوان "جماعت اسلامی (پاکستان) ایک تنقیدی جائزہ" قسط وار شائع ہو رہا ہے۔ جس کی چھٹی قسط ہفت روزہ مذکور کی اشاعت ۲۲ نومبر ۱۹۵۲ء میں چھپی ہے جو اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ مضمون نگار جناب "فضل من اللہ" کون ہیں؟ ہم نہیں جانتے۔ یہ شاید ان کا قلمی نام ہے۔ لیکن اسی قسط میں انہوں نے فرمایا ہے کہ

"جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے اس عاجز کے علاوہ دو اصحاب اور مرتد ہو چکے ہیں بشیر احمد ارشد اور ابو صالح اصلاحی"۔

چونکہ بشیر احمد ارشد اور ابو صالح اصلاحی ہر دو صاحبان کو ہم ذاتی طور پر جانتے ہیں۔ کہ پہلے وہ جماعت اسلامی سے تعلق رکھتے تھے۔ بلکہ جناب ابو صالح صاحب اصلاحی تو جناب امین احسن صاحب اصلاحی موجودہ امیر جماعت اسلامی کے فرزند ارجمند ہیں۔ اس لئے مضمون نگار کے متعلق صاف ظاہر ہے کہ وہ بھی پہلے جماعت اسلامی ہی سے وابستہ رہے ہیں۔ اور اب بقول خود اس سے ارتداد کر چکے ہیں۔

ہم نے یہ تشریح اس لئے ضروری سمجھی ہے۔ تاکہ صاحب مضمون کا مقام معلوم ہو جائے۔ اگرچہ انظر الی ما قال درست ہے۔ مگر ہمیں ڈر ہے کہ انہیں بھی کوئی "مغرب زدہ" یا "قادیانی" نہ سمجھ لیا جائے۔ کیونکہ "جماعت اسلامی" کا انحصار ہی اب اس ٹوک پر رہ گیا ہے۔ کہ جو بھی ان کے غیر اسلامی کردار پر تنقید کرے۔ اس کو جھٹ سے "مغرب زدہ" یا "قادیانی" کہہ دیا جاتا ہے۔ اسی طرح جس طرح پہلے یہ لوگ ہر بات کو "وہابی" کہہ کر نفرت کے جذبات ابھارنے کا مشغلہ کرتے چلے آئے ہیں۔

خیر اب ہم اس مضمون کی چھٹی قسط میں سے حسب ذیل ایک ذرا طویل اقتباس درج کرتے ہیں۔ جماعت اسلامی کی سرگرمیوں کی ناکامیوں کو (حقائق اور ان کی وجوہات) بیان کرتے ہوئے جناب مضمون نگار فرماتے ہیں

"اس مسئلہ کا سب سے زیادہ دردناک پہلو یہ ہے۔ کہ اب تک ہمارا کوئی ملی نصب العین پیدا نہیں ہو سکا۔ اور نہ کوئی قومی کردار ہے "اسلام پسند" طبقہ نے اپنے جبری اسلام کی بنا پر جہاں برسر اقتدار گروہ کو منافق بنایا ہے۔ وہاں اس نے زندگی کے باقی شعبوں میں اقتدار رکھنے والوں کے ساتھ عوام کو بھی منافق بنا دیا۔ اب اسلام کا تعلق یا تو حکومت سے رہ گیا ہے۔ کہ وہ اسلامی دستور بنا سکے۔ اور لوگوں کو مسلمان بنائے۔ یا موچی دروازہ سے جہاں جماعت اسلامی کے جلسوں میں اس کے اسرار فاش ہوتے ہیں۔ اور جہاں پہنچ کر مسلمان عوام کو یاد آتا ہے۔ کہ وہ مسلمان ہیں اور انہیں جماعت اسلامی کے مطالبے سے کوئی اختلاف نہیں

اس جبری اسلام کا نتیجہ ایک ملک گیر انتشار ہے۔ ملک گیر تخریب ہے۔ اگر یہ جبری اسلام پیش نہ کیا جاتا۔ بلکہ سیاسی رہنماؤں کو مغرب کے نقش قدم پر چلنے دیا جاتا۔ تو آج ہماری حالت مختلف ہوتی۔ آج ملک ہی سہی ہمارا قومی نصب العین ہوتا۔ اور ملک وملت کی محبت ہمارا قومی کردار بناتی۔ اور ہم زندگی کے ہر شعبہ میں تنظیم و ترقی کی طرف قدم بڑھا رہے ہوتے۔"

چٹان ۱۷ ص

یہ دردناک پہلو جس کا "چٹان" کے مضمون نگار نے تھوڑا سا نقشہ اپنے مضمون میں دکھایا ہے۔ واقعی نہایت دردناک ہے۔ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد ہی جماعت اسلامی نے اپنا "اسلامی نعرہ" بلند کرنا شروع کر دیا۔ جس کا رخ عوام کی طرف نہیں بلکہ عوام کا رخ حکومت کو گرانے کی طرف پھیرنے اور اقتدار کی گدی سے مسلم لیگی زعماء کو اتار کر "صالحین" کو اس پر متمکن کرنے کی سرگرمیوں پر مشتمل رہا ہے۔ جس کا انداز کچھ اس قسم کا تھا۔ کہ "نہ تو کچھ کریں گے نہ کچھ کرنے دیں گے"۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ ساڑھے سات سال کے عرصہ کا جو ضیاع ہوا ہے۔ اس کی تمام تر ذمہ داری اسی نعرہ پر ہے۔ جس نے نہ حکومت کو اور نہ عوام کو دم لینے دیا۔ کہ وہ اتنا بھی سوچ سکیں۔ کہ وہ ہیں کہاں۔ عوام بیچارے جو اسلام سے تو در اصل ناواقف ہیں۔ مگر اسلام اور حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے نام پر فدا ہیں۔ ان کی صحیح سیاسی تربیت کئے بغیر ان کے دلوں میں اسلام کے نام پر حکومت کے خلاف نفرت کے جذبات ابھار دیئے گئے کہ وہ حکومت کو دشمن اسلام سمجھنے لگے۔ یہاں تک کہ اب حکومت اور عوام کے درمیان ایک ناقابل عبور خلیج پیدا ہو گئی ہے۔ اور ملکی تعمیر کا کام جو حکومت اور عوام مل کر سر انجام دے سکتے تھے۔ اسی طرح ابتدا ہی میں اسے روک دیا گیا۔

اس کے آگے مضمون نگار لکھتے ہیں:-

"مجھے کہا جائیگا۔ اس طرح تو یہ وطن بت بن جاتا۔ اور پاکستان کافرستان بن جاتا۔ لیکن میں گذارش کروں گا۔ کہ ایسا نہ ہوتا۔ کیونکہ ہمارے ملک میں جماعت اسلامی موجود ہوتی۔ جو اس بت کی شکست کے لئے ضرب ابراہیمی بنانے کی کوشش کرتی۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ اور نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ملت اللہ تعالیٰ کی وہ سخت سزا بھگت رہی ہے۔ جو اس نے کفران نعمت کرنے والوں کے لئے مقرر کی ہے۔ آخر یہ عذاب الٰہی نہیں تو اور کیا ہے۔ اور وہ ملک جو دنیا میں بڑھنے اور ساری دنیا کو اپنے رنگ میں رنگنے کے دعوے سے وجود میں آیا تھا۔ وہ ایک چپہ زمین کے لئے ترس رہا ہے اور بے بس ہے۔ اس پر زندگی کے تمام سوتے بند کر دینے کی تدبیریں ہو رہی ہیں اور اندرون ملک اس کی سالمیت کو خطرہ ہے۔ ایک بڑی اکثریت کا خطہ اس خطرہ کی گھنٹی کو بجا رہا ہے۔ تو دوسری طرف پختونستان کے نام پر اسی خطرہ کا بیج بویا جا رہا ہے۔ پھر یہ بھی تو عذاب الٰہی ہے۔ کہ عوام کو حکومت پر اعتماد نہیں۔ اور حکومت کو عوام پر۔ حکومت عوام کی بات نہیں مانتی تو عوام باغی ہو جاتے ہیں۔ اور اس بغاوت کو دور کرنے کے لئے حکومت آگ کے دہانے کھول دیتی ہے۔ اسی عذاب الٰہی سے بچنے کے لئے کیا ہمارے لئے ضروری نہیں کہ ہم خدا کی پناہ تلاش کریں؟ کیا حالات کی یہ کتاب مبین ہم سے یہ تقاضا نہیں کرتی۔ کہ ہم اسلام کی طرف پلٹیں۔ اور انبیاء کا طریق کار از سر نو اختیار کریں۔ اور اس ملک کا باطل نظام اور اس کی باطل سیاست سے کنارہ کشی کر لیں تاکہ یہ ملک پھل پھول سکے۔ تاکہ یہ ملت ترقی کر سکے۔ تاکہ اس ملک میں اسلامی انقلاب لایا جائے اور اللہ کا کلمہ بلند کیا جا سکے؟"

الفضل نے ایک سے زیادہ بار "اسلامی جماعت" سے خطاب کر کے انبیاء علیہم السلام کے صحیح طریق کار کی طرف ان کو توجہ دلانے کی کوشش کی ہے۔ اور بتایا ہے کہ اسلامی انقلاب پہلے دلوں میں پیدا ہوتا ہے۔ اور اس طرح خود بخود اسلامی معاشرہ ہی نہیں بلکہ اسلامی حکومت معرض وجود میں آ سکتی ہے

مگر افسوس ہے۔ کہ جماعت اسلامی نے اس پر کبھی توجہ نہیں دی۔ اور اپنے جابرانہ طریق کار کے مطابق سرگرمیوں میں مصروف رہی۔ جس کا نتیجہ آخر وہی نکلا ہے۔ جس کا ذکر مضمون نگار نے اوپر کیا ہے۔ آخر میں ہم مضمون نگار کے مضمون کے آخری الفاظ بھی درج ذیل کر دیتے ہیں:-

"اگر ان سوالات کا جواب اثبات میں نہ دیا گیا۔ تو میں ڈرتا ہوں۔ کہ موجودہ تنبیہات کے بعد اللہ تعالےٰ نہ جانے کب اپنا شدید عذاب بھیج دے اور پھر ہمارے لئے کچھ کرنے کا موقع نہ رہے۔ یہ موقع ابھی باقی ہے۔ آؤ سنبھلیں۔"

قائدین و زعما خدام الاحمدیہ توجہ کریں

قائدین و زعماء مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انشاء اللہ تعالےٰ اگلے جمعہ تحریک جدید کے نئے سال کے لئے تحریک کا اعلان فرمانے والے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو توجہ دلائی ہے۔ کہ تمام افراد جماعت اسی ہفتہ مندرجہ ذیل تین امور کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔

(۱) اگر آپ نے اب تک تحریک جدید میں حصہ نہیں لیا۔ تو دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کے دل کی گرہوں کو کھول دے۔ اور تحریک جدید میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

(۲) اگر آپ نے تحریک میں حصہ تو لیا۔ مگر اپنی حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لے سکے۔ تو دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لینے کے لئے انشراح صدر عطا فرمائے

(۳) اگر آپ اپنی شامت اعمال یا اپنی مجبوریوں کے باعث پچھلے سال کا وعدہ پورا نہیں کر سکے۔ تو دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ آپ کی شامت اعمال معاف فرمائے۔ اور آپ کی مجبوریاں دور فرمائے۔ اور آپ کو اپنا وعدہ جلد پورا کرنے اور آئندہ شرح صدر کے ساتھ تحریک میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

اسی اعلان کے ذریعہ تمام مجالس کے قائدین و زعماء تک حضور کا ارشاد پہنچا کر انہیں توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ نہ صرف ان تینوں امور کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔ بلکہ اس ہفتہ میں اس قدر تندہی سے کوشش کریں۔ کہ کوئی وعدہ کنندہ ایسا نہ رہ جائے۔ جسے اپنے وعدہ کو جلد پورا کرنے کی تلقین نہ کریں۔ اللہ تعالےٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ آمین۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تصحیح

الفضل مورخہ ۱۶ نومبر میں یہ شائع ہوا ہے کہ مکرم سید میر محمود احمد صاحب ناصر تعلیم حاصل کرنے کیلئے انگلستان روانہ ہو رہے ہیں۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہ درست نہیں ہے۔ میر محمود احمد صاحب موصوف تبلیغ کے سلسلے میں انگلستان تشریف لے

ہندو معاشرے سے چھوت چھات ابھی تک کیوں دُور نہیں ہو سکی؟

حکومتِ بمبئی کے ایک تازہ اقدام پر ٹائمز آف انڈیا کا تبصرہ

مسعود احمد

حکومت بمبئی نے اونچی ذات کے ہر اس ہندو کو بیس روپے ماہوار بطور وظیفہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو کسی اچھوت بچے کو اپنی کفالت میں لے کر اس کی پرورش اپنے ہی بچوں کی طرح کرے گا۔ مقصد یہ ہے کہ کسی طرح ملک سے چھوت چھات کی برائی دور ہو جائے۔ اس اقدام پر تبصرہ کرتے ہوئے ٹائمز آف انڈیا رقمطراز ہے:۔

"یہ ایک بہت اچھا خیال ہے۔ لیکن بظاہر اچھے نظر آنے والے دیگر خیالات کی طرح یہ خیال بھی بعض مشکوک پہلوؤں کا حامل ہے۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے چھوت چھات کے خلاف اسی طرح ایک قانون موجود ہے جس طرح حکومت نے شراب نوشی کے خلاف ایک بل منظور کر رکھا ہے۔ اس قانون کے ہوتے ہوئے روپے کی شکل میں امداد کا لالچ دے کر اونچی جاتی کے ہندوؤں کو اس غرض سے رشوت دینا کہ وہ اپنے دلوں اور مکانوں کے دروازے اچھوتوں کے لئے کھول دیں اس اعتراف پر دلالت کرتا ہے کہ محض آئین و قوانین کی مدد سے انسان کی قلب ماہیئت ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ ذہنی اور قلبی تبدیلی کے بغیر آئین و قوانین کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ ہماری نگاہ میں یہ امر بھی حد درجہ مشکوک ہے۔ کہ روپے پیسے کا لالچ دے کر دل بدلے جا سکتے ہیں۔ یا یہ کہ ایسے غیر مہمان نواز دروازوں اور دلوں کو جو پتھر سے بھی زیادہ سخت ہیں سونے کی کنجیوں سے کھولا جا سکتا ہے۔" (ٹائمز آف انڈیا ۶ نومبر ۱۹۵۴ء)

ٹائمز آف انڈیا نے اس تبصرے میں ایک بہت بڑی حقیقت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ معاشرتی اور سماجی برائیوں کو محض قانون کے بل پر دور نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ کسی قوم کا معاشرتی اور سماجی نظام ایک خاص **ذہنی کیفیت** کے زیر اثر معرض وجود میں آتا ہے۔ یہی ذہنی یا فکری کیفیت جو انسان کے افعال و اعمال کو ایک خاص سانچے میں ڈھال کر رکھ دیتی ہے **کلچر** یعنی تہذیب کہلاتی ہے۔ پس وہ معاشرتی برائیاں جو کسی مخصوص کلچر کے زیر اثر افراد و اقوام کے ذہنوں میں جڑ پکڑ لیتی ہیں۔ وہ کبھی جبر و تشدد یا قانون کی گرفت سے دور نہیں ہوا کرتیں۔ وہ اسی وقت دور ہوتی ہیں۔ جب ایک برتر تہذیبی اور اخلاقی نظام کی مدد سے لوگوں کا نقطۂ نظر بدل دیا جائے۔ تاکہ وہ برائی جسے دُور کرنا مقصود ہے۔ لوگوں کو فی الحقیقت برائی نظر آنے لگے۔ اور اس بنا پر ان کا ضمیر انہیں ملامت کرنے لگے۔ جب یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ تو پھر قانون کی گرفت بھی کچھ رنگ لاتی ہے۔ اس کیفیت کی عدم موجودگی میں مجرد قانون حقیقی تبدیلی کی ضمانت نہیں دے سکتا۔

یہی وجہ ہے کہ چھوت چھات کے خلاف قانون پاس کر دینے کے باوجود بھارت سے یہ برائی دُور نہیں ہوئی۔ وہ ہندو جن کا تمام تر تہذیبی نظام ذات پات کی تمیز پر مبنی ہے۔ کبھی بھی ایسے قانون کو خاطر میں نہیں لا سکتے۔ جو ہزاروں سال پرانے اس تہذیبی نظام کی روح کے خلاف ہو۔ ایک طرف ملکی قانون انہیں چھوت چھات سے روکتا ہے۔ دوسری طرف ان کا تہذیبی نظام اچھوت کو اپنے جیسا انسان سمجھنے کی اجازت نہیں دیتا۔ ایسی صورت میں اگر وہ ملکی قانون کے احترام سے گریز کرتے ہیں۔ تو ان کا ضمیر انہیں ملامت نہیں کرتا۔ وہ اپنے دل میں سمجھتے ہیں کہ اس قانون کو نافذ کر کے ہم پر جبر کیا جا رہا ہے۔ اور ایک ایسی چیز کی ہم سے مذمت کرائی جا رہی ہے۔ جو ہمارے مذہب ہماری تہذیب اور ہمارے اخلاق کی رو سے ہرگز مذموم نہیں ہے۔ پس ملکی قانون کے ساتھ ساتھ ایک ایسی اخلاقی تعلیم کا ہونا ضروری ہے جو اس قانون کے جواز کا ذہنی اور قلبی ثبوت مہیا کر سکے۔ چونکہ ہندو دھرم میں چھوت چھات کے خلاف ایسی اخلاقی تعلیم مفقود ہے۔ اس لئے قانون کا نفاذ کوئی تبدیلی پیدا نہیں کر سکا۔ اور نہ روپے پیسے کے لالچ سے ہی متوقع تبدیلی عمل میں لائی جا سکتی ہے

اور سچ تو یہ ہے کہ اگر اخلاقی تعلیم لوگوں کے قلوب و اذہان کو اس طرح بدل کر رکھ دے کہ ہر برائی انہیں برائی نظر آنے لگے۔ تو پھر اس برائی کے خلاف کسی قسم کا قانون پاس کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ جیسا کہ اسلام نے اخوت انسانی کی تعلیم دے کر اور فضیلت کا مدار نیکی کو ٹھہرا کر ہر قسم کی ذات پات کی تمیز کا خاتمہ کر دیا۔ اب مسلمانوں کے درمیان اس قسم کی تفریق کو روکنے کے لئے کسی قانون کی ضرورت نہیں۔ اور اگر نفس کے کسی دھوکہ کی وجہ سے وہ بھٹک جائیں تو پھر ایسے قانون کا نفاذ انہیں بہت جلد راہ راست پر لا سکتا ہے۔ کیونکہ خود ان کا دل اور ان کا ضمیر گواہی دے گا۔ کہ حق بات یہی ہے۔ جس کی طرف یہ قانون ہمیں بلا رہا ہے۔ مسلمانوں کے درمیان ذات پات کی تمیز کیوں جڑ نہیں پکڑ سکی۔ اور بالعموم کیونکر وہ اس سماجی برائی سے محفوظ رہے۔ اس پر روشنی ڈالتے ہوئے مسٹر برٹرم تھامس جو مسقط میں وزارت عظمیٰ کے عہدے پر فائز رہنے کے علاوہ برسوں شرق اردن میں برطانوی نمائندے کے طور پر کام کرتے رہے ہیں۔ اپنی کتاب "دی عرب" کے صفحہ ۱۵۲ پر لکھتے ہیں:۔

"کسی سماجی نظام کے قواعد و ضوابط اور ان کے الفاظ سے زیادہ وہ روح اور جذبہ اہم ہوتا ہے۔ جس پر ان قواعد و ضوابط کی بنیاد ہوتی ہے۔ ... سو عربوں کے مذہب نے انسانیت کی فلاح پر زور دینے میں حد درجہ شدت سے کام لیا"

مسٹر برٹرم تھامس نے اسلام کے سماجی نظام کی جس روح کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور جو انسانی نقطۂ نگاہ سے فلاح عامہ کی آئینہ دار ہے۔ خود قرآنی الفاظ میں کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

انما المومنون اخوۃ ... یا ایھا الذین اٰمنوا لا یسخر قوم من قوم عسیٰ ان یکونوا خیراً منھم ... یا ایھا الناس انا خلقناکم من ذکر و انثیٰ وجعلناکم شعوباً و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ان اللہ علیم خبیر (سورہ حجرات رکوع ۲)

یعنے سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں ... اے مسلمانو! ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ تم میں سے ایک فریق دوسرے فریق پر ہنسی اڑائے، اور اسے ذلیل خیال کرے۔ کیونکہ جب سب لوگ اپنی اصل کے لحاظ سے برابر ہیں۔ اور سب کے لئے ترقی کے رستے یکساں کھلے ہیں تو ہو سکتا ہے وہ فریق جس پر آج تم ہنسی اڑاتے ہو کل کو تم سے آگے نکل جائے۔ یا ہو سکتا ہے کہ وہ اب بھی اپنے بعض اوصاف حمیدہ کے لحاظ سے تم سے بہتر ہو۔ ...... اے لوگو اچھی طرح سن لو کہ ہم نے تم سب کو مرد و عورت کے جوڑے سے پیدا کیا ہے۔ اور بے شک ہم نے تم میں قوموں اور قبیلوں کی تقسیم قائم کی ہے۔ مگر یاد رکھو یہ تقسیم صرف اس غرض سے ہے کہ تمہارے درمیان آپس میں شناخت اور تعارف کا ذریعہ قائم رہے۔ ورنہ خدا کے نزدیک تم میں سے بڑا اور معزز وہی ہے۔ جو ذاتی طور پر زیادہ اوصاف حمیدہ کا مالک اور زیادہ متقی اور پرہیزگار ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ قانون جو وہ تمہارے سامنے بیان کر رہا ہے۔ بڑی دوراندیشی اور بڑی حکمت پر مبنی ہے۔ کیونکہ وہ علیم و خبیر خدا ہے"۔[1]

قرآن حکیم کی ان آیات سے یہ ظاہر ہے کہ سماجی اور سوشل تعلقات کے لحاظ سے اسلام نے جو انقلاب برپا کیا وہ اس درجہ ہمہ گیر تھا۔ کہ اس میں ذات پات کی تمیز کسی صورت میں قرار رہ ہی نہیں سکتی۔ جب بڑائی اور عزت کا مدار ہر شخص کے ذاتی اوصاف اور تقوے و پرہیزگاری کو ٹھہرا دیا گیا۔ تو پھر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر ایمان لانے والوں کے درمیان ذات قبیلہ اور نسل وغیرہ کا فخر کیسے باقی رہ سکتا تھا۔ اور وہ باہم ایک دوسرے کو سماجی لحاظ سے مختلف پیمانوں سے کیسے جانچ سکتے تھے۔ بلاتخصیص و امتیاز سب کے لئے پیمانہ صرف ایک ہی تھا۔ یعنے تقوے و طہارت اور پرہیزگاری۔ ایسی صورت میں باہمی محبت و اخوت کا بڑھنا اور اس طرح ایک قابل رشک معاشرے کی بنیاد پڑنا لازمی تھا۔ چنانچہ اسلامی معاشرے کی اسی روح کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مسٹر برٹرم تھامس لکھتے ہیں:۔

"وہ فوری انقلاب جو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے برپا کیا — اور جس نے آگے چل کر ایک وسیع اخوت کی شکل اختیار کرنی تھی — یہ تھا کہ انہوں نے ایک ایسی برادری قائم کی جس کی بنیاد خونی یا نسلی رشتے کی بنا پر نہیں بلکہ مذہب پر تھی۔ اس مذہب پر جس کے احکامات خود خدا کی طرف

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

[1] اسلامی مساوات پر تفصیلی بحث کے لئے سیرۃ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم حصہ سوم مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے صفحہ ۲۹ تا ۶۱ ملاحظہ فرمائیں جہاں سے قرآن کریم کی یہ آیات اور ان کا ترجمہ ماخوذ ہے۔ (ناقل)

177

اِسلام کی پیش کردہ ایک صداقت کا اظہار

گذشتہ جنگ میں جہاں تمام محارب ممالک اپنی کامیابی کے لئے نئی ایجادات کرنے میں سبقت لے جانے کی کوشش کرتے رہے اور اپنے حریف کے لئے زیادہ سے زیادہ مہلک اور خطرناک سامان فراہم کرنے کی فکر میں تھے۔ وہاں انسان کی بہتری اور بھلائی کی بھی کئی چیزیں نکل آئیں۔ خاص کر اس عرصۂ جنگ میں ماہرین علم طب نے کئی ایسی بیماریوں کے علاج دریافت کئے جو پہلے لا علاج سمجھی جاتی تھیں۔ یا جن کے علاج کوئی زیادہ کامیاب نہ تھے اور یہ نہایت خوشکن امر ہے۔ نہ صرف اس لئے کہ خدا تعالےٰ کی مخلوق کے دکھ درد دور کرنے میں مدد ملے گی۔ بلکہ اس لئے بھی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل اپنے ان مبارک الفاظ میں کہ لکل داءٍ دواءٌ۔ یعنی ایسی کوئی بیماری نہیں جس کے لئے خدا تعالےٰ نے دوا نہ پیدا کی ہو۔ جس صداقت کا اعلان فرمایا تھا۔ اس کا ایک دفعہ اور دنیا کو اعتراف کرنا پڑا۔ گویا جو باتیں آج دنیا کے طبیبوں کے سامنے حقیقت بن کر آ رہی ہیں۔ انہیں اس طبیب کامل نے جس کو خدا تعالےٰ نے اپنی مخلوق کی خاطر بھیجا۔ آج سے صدیوں قبل نہایت مختصر الفاظ میں بیان فرما دیا تھا۔ اور اس میں اس طرف بھی متوجہ کر دیا تھا۔ کہ کسی بیماری کے معلومہ علاج پر ہی اکتفا نہ کر لینا۔ بلکہ کوشش اور سعی جاری رکھنا بہتر سے بہتر اور مؤثر سے مؤثر تر علاج نکلتے آئیں گے۔ اسی طرح ریسرچ کرنے والوں کو کامیابی کا یقین دلا کر ان کے لئے جدوجہد کرنے کا وسیع میدان پیش کر دیا۔ اور اب یہ بات پایۂ ثبوت کو پہونچ چکی ہے۔ کہ ایک طرف تو ان بیماریوں کے علاج معلوم ہوتے جا رہے ہیں۔ جنہیں لا علاج سمجھا جاتا تھا۔ اور دوسری طرف کئی بیماریوں کے نئے علاج جو پہلے سے زیادہ کامیاب ہیں دریافت ہو چکے ہیں۔ ذیل میں اس کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:-

جذام

جذام یعنی کوڑھ کی بیماری کو لا علاج سمجھا جاتا تھا۔ مگر اب اقرار کیا جا رہا ہے۔ کہ یہ لا علاج نہیں۔

چنانچہ اخبار پربھات لکھتا ہے:-

"جذام کا مرض جو اب تک لا علاج خیال کیا جاتا تھا۔ ان تجربات کی روشنی میں جو پنجاب گورنمنٹ کے محکمہ حفظان صحت نے گذشتہ چند سالوں میں کئے ہیں۔ لا علاج نہیں رہا۔ پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ماہر جذام ڈاکٹر ایس۔ ایس چکادیہ نے اس ضمن میں پنجاب گورنمنٹ کی سرگرمیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ملیریا کے خلاف مہم کی طرح کوڑھ کے علاج میں بھی بھاری کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ سائنس کی ریسرچ نے اس پرانی کہاوت کو غلط ثابت کر دیا ہے۔ کہ جس شخص کو ایک مرتبہ کوڑھ ہو جائے۔ وہ عمر بھر کوڑھی ہی رہتا ہے۔ گذشتہ سال میں کوڑھ کے ۹۰۳ مریضوں کا مختلف شفاخانہ جات میں علاج کیا گیا۔ اور ۱۰۳۰ اشخاص کو تندرست ہونے پر ڈسچارج کر دیا گیا تھا"۔

اس قسم کی نئی ایجادات آئے دن ظہور پذیر ہو رہی ہیں۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا بھر کے سائنسدان اور طبیب اس اسلامی اصل کے ماتحت کام کر رہے ہیں کہ لکل داءٍ دواءٌ۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ان کے لئے بطور محوَر ہے۔

عن ابی الدرداء قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ انزل الداء والدواء وجعل لکل داءٍ دواءٌ۔

یعنی بیماریاں بھی اللہ تعالےٰ نے پیدا کی ہیں۔ اور ان کی ادویات بھی پیدا فرما دی ہیں۔ اور ہر بیماری کی دوا پیدا کی ہے۔ پس ہر وہ نئی تحقیق اور ایجاد جو دنیا کے سامنے آتی ہے۔ اسلام کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کرتی ہے۔ اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام ہر پہلو سے کامل مذہب ہے۔

اب ذیل میں کچھ ایسی بیماریوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جو پہلے بالعموم مہلک سمجھی جاتی تھیں۔ مگر زمانہ جنگ میں ان کے نئے علاج دریافت کئے گئے ہیں جو زیادہ کامیاب ہیں۔

انفلوئنزا

گذشتہ جنگ عظیم کی پانچ سالہ شرح اموات سے انفلوئنزا سے چند ماہ میں مرنے والوں کی تعداد کہیں زیادہ تھی۔ اس موذی اور مہلک مرض سے بچنے کے لئے مدت سے کسی زود اثر اور زیادہ مفید دوائی کی تلاش تھی۔ جو گذشتہ سال حاصل ہو گئی۔ نیویارک میں تجربہ کرنے پر اس دوائی کے استعمال سے پچاس فی صدی آدمی بیماری سے بالکل محفوظ رہے اور جو مبتلا ہوئے انہیں بہت ہلکی قسم کی شکایت ہوئی۔ یہ دوائی ٹیکہ کے ذریعہ جسم میں پہونچائی جاتی ہے۔

اس کے علاوہ ایسی گھڑیاں تیار ہو گئی ہیں جو انفلوئنزا کے وبائی حملہ کی خبر دیتی ہیں فی الحال یہ گھڑیاں فوجی مقامات پر نصب کی گئی ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد فوج کے علاوہ دوسرے لوگوں کے لئے بھی مہیا کر دی جائینگی۔

ملیریا

ملیریا جو کسی زمانہ میں امریکہ کے وسیع علاقوں میں وبا کی طرح پھیل جاتا تھا۔ اور بہت خوفناک مرض سمجھا جاتا تھا۔ وہاں اب اس پر قابو پا لیا گیا ہے۔ اور رفتہ رفتہ انگلستان میں سے تو اس کا وجود معدوم ہوتا جا رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ڈی۔ ڈی۔ ٹی کا عام استعمال کیا جا رہا ہے۔ جو جراثیم اور مچھروں کے ہلاک کرنے میں نہایت کامیاب ثابت ہوئی ہے۔

خسرہ

خسرہ جو بچوں کے لئے ایک بہت ہی تکلیف دہ اور مہلک بیماری ہے۔ اس کے حفظ ماتقدم کے لئے بھی ایک دوا ایجاد ہو گئی ہے اور یہ اس خون سے جو لوگوں نے نہایت بہادری سے زمانۂ جنگ میں امریکہ ریڈ کراس سوسائٹی کو بطور عطیہ بھیجا تیار ہوتی ہے۔ اس دوا کا نام گاما گلوبین ہے۔ اور اس کی دریافت ڈاکٹر ایڈون جے کوہن کی قابل قدر کوشش کا نتیجہ ہے اس دوا کی ایک پوری خوراک بچہ کو خسرہ کے اثرات سے بالکل محفوظ کر دیتی ہے۔ یہ دوا امریکن ریڈ کراس سوسائٹی کثیر مقدار میں تیار کر کے مختلف جگہوں کے محکمہ حفظان صحت کو بھیج رہی ہے۔ تا کہ بچوں کے لئے مفت تقسیم کر دی جائے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ زمانۂ جنگ میں جو خون کا ذخیرہ جمع ہو گیا تھا۔ اس سے یہ دوا ابھی کئی سال تک اور بنائی جا سکتی ہے۔

کالی کھانسی

کالی کھانسی بھی بچوں کے لئے ایک بہت خطرناک اور شدید مرض خیال کیا جاتا ہے۔ تقریباً پچاسی فی صدی بچے سات سال کی عمر سے قبل اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ گذشتہ ستمبر میں امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن کی فارمیسی اور کیمسٹری کونسل نے اعلان کیا تھا کہ مدتوں کی ناکام کوشش کے بعد اب ایک ایسی ویکسین دریافت کر لی گئی ہے۔ جو بچوں کو کھانسی سے محفوظ رکھنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ اس ویکسین کے مجرب ہونے کا مظاہرہ آئس لینڈ میں کیا گیا۔ وہاں ہر سات سال بعد کالی کھانسی وبائی شکل میں پھیلتی ہے۔ اس وبائی زمانہ میں ہر سات سال یا اس سے کم عمر کا بچہ اس کا شکار ہوتا ہے۔ آئس لینڈ یونیورسٹی کے ڈاکٹر نیس ڈنگر نے ... ۵ بچوں پر تجربہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں تقریباً تیس فی صدی بچے اس مرض سے بالکل محفوظ رہے اور تقریباً پچاس فی صدی کو یہ مرض نہایت خفیف شکل میں ہوا۔ اور اس قسم کی کوئی مثال نہیں کہ کسی بچہ کو ٹیکہ کے بعد شدید حملہ ہوا ہو۔

جراثیم کی ہلاکت

الٹرا وائلٹ کی شعاعیں اور گلیکول کے بخارات بھی بجائے خود انسانی دماغ کی بہت بڑی تحقیقات کا نتیجہ ہے۔ ان سے ہوا کو ہر قسم کے جراثیم سے پاک کیا جا سکتا ہے۔ یہ بڑی حد تک اور بعض مرتبہ مکمل طور پر نمونیہ چیچک۔ خسرہ وغیرہ کے جراثیم کو فنا کر رہے ہیں۔ پنسلوینیا یونیورسٹی سے متعلق ڈاکٹر ہیکس کی لاری نے بیمار اور تندرست چوہوں پر ان شعاعوں کا تجربہ کیا ہے۔ یعنی بعض پنجروں کو جن میں مدقوق چوہے تھے۔ ایسے پنجروں کے قریب رکھا گیا۔ کہ دونوں کی ہوا مخلوط ہو جائے۔ اور دونو طرح کے چوہے ایک ہی سانس میں ہوا لے سکیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ پندرہ میں سے گیارہ چوہے اس مرض میں مبتلا ہو گئے۔ لیکن جب دوبارہ یہی تجربہ کرتے ہوئے وائلٹ کی شعاعوں کا استعمال کیا گیا۔ تو ایک بھی چوہا مرض سے متاثر نہ ہوا۔ اور سب محفوظ رہے۔ ڈاکٹر لاری کا خیال ہے کہ وائلٹ کی شعاعوں کا استعمال کیا گیا۔ تو ایک بھی چوہا مرض سے متاثر نہ ہوا۔ اور سب محفوظ رہے۔ ڈاکٹر لاری کا خیال ہے۔ کہ وائلٹ کی شعاعوں کی وجہ سے انسانی دق کے جراثیم بھی ہوا کے ذریعے متعدی نہیں رہیں گے۔ اگر الٹرا وائلٹ شعاعوں کا طریق علاج عام ہو جائے۔ تو یہ ہر مرض کا علاج ثابت ہوگا۔ کیونکہ مرض کی ابتداء جراثیم سے ہوتی ہے۔ اور جراثیم اس سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ پنسلین اور بعض دیگر ادویات بھی اسی جنگ کی پیداوار

ضلع گوجرانوالہ کی جماعتیں متوجہ ہوں

امیر و پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ مطلع فرما دیں کہ ان کی جماعت میں سے کتنے افراد جلسہ سالانہ میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تمام ضلع کی تعداد کا اندازہ لگانا ہے۔ اسلئے ہر جماعت کی تعداد کے متعلق مجھے نومبر کے اندر اندر اطلاع پہونچ جانی چاہیئے۔

(امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

آئندہ الفرقان کی تاریخ اشاعت یکم ہوا کرے گی

آئندہ سال سے ماہنامہ الفرقان کی تاریخ اشاعت ہر ماہ کی پہلی تاریخ ہوا کرے گی یعنی ہر ماہ کی یکم تاریخ کو رسالہ ڈاکخانہ میں دے دیا جایا کرے گا۔ گویا ماہ جنوری ۱۹۵۵ء کا رسالہ یکم جنوری ۱۹۵۵ء کو ڈاک کے ذریعہ سے خریداروں کے نام روانہ ہو جائے گا۔ انشاء اللہ

آئندہ سال کے لئے خریداری چندہ جلسہ سالانہ پر دفتر الفرقان ربوہ میں ادا فرما دیں۔ سالانہ چندہ صرف پانچ روپے ہے۔

(منیجر الفرقان ربوہ)

تجارتی اطلاعات

ضروری اشیاء کی قیمتیں!

حکومت پاکستان ایسی تجاویز پر غور کر رہی ہے، جن سے ملک میں بڑھتے ہوئے اخراجات زندگی میں ۲۰ فی صد کمی عمل میں لائی جائے گی۔ روزمرہ کے استعمال کی درآمدی اشیاء کی قیمتیں مقرر کر دی گئیں اور بنک کی موجودہ شرح ۳ فی صدی، کو بڑھا دیا جائیگا۔ اس سلسلہ میں ایک آرڈی ننس نافذ کیا جائے گا جس کے تحت ذخیرہ اندوزوں اور بلیک مارکیٹ کرنے والوں کو سخت سزائیں دی جا سکیں گی

پاکستان ٹیکسٹائل ملز اونرز ایسوسی ایشن کے ایک وفد نے وزیر صنعت و تجارت مسٹر ایم۔ اے۔ ایچ اصفہانی سے ملاقات کی تھی۔ وزیر صنعت نے وفد سے کہا۔ کہ ملکی کپڑے کی قیمتوں میں ۵ فی صدی کمی کر دی جائے۔ وزیر صنعت کے مطالبہ پر غور کرنے کے لئے ...ن ایسوسی ایشن کے اجلاس ہوئے۔ اگرچہ کارخانہ دار قیمتوں میں کمی کے مطالبہ سے خوش نظر نہیں آتے۔ لیکن اس کی مخالفت بھی ان کے بس کی بات نہیں۔

حکومت روزمرہ استعمال کی اشیاء کی قیمتوں کو بھی کم کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔ اس سلسلے میں درآمد کی ہوئی اشیاء کی قیمت درآمدی قیمت سے ۱۰ فی صد زیادہ مقرر کی جائے گی۔ اس اقدام سے ان درآمد کنندگان کو سخت صدمہ پہنچے گا۔ جو سماج دشمن سرگرمیوں سے بھاری منافع کما رہے ہیں۔ ملک میں تیار ہونے والی اشیاء کی قیمتیں بھی کم کرنے کی سکیم زیر غور ہے۔ ملکی اشیاء کپڑا، گھی۔ بناسپتی گھی۔ صابن۔ ماچس۔ سگریٹ وغیرہ کی قیمتیں ۲۰ فی صد کم کر دی جائیں گی۔ حکومت کا نظریہ یہ ہے کہ مقامی طور پر تیار کئے گئے کورس کپڑے کے دام کسی صورت بھی ایک روپیہ گز سے زیادہ نہیں ہونے چاہئیں۔

متذکرہ اقدامات دراصل قیمتوں کو کم کرنے کے سلسلے کی پہلی کڑی ہیں۔ موجودہ اخراجات زندگی معمول سے ۵۰ فیصد زیادہ ہیں مزید اقدامات بعد میں کئے جائیں گے۔

بنک کی شرح میں اضافہ

حکومت بنک کی موجودہ شرح (۳ فیصد) کو بڑھانے کے سوال پر بھی غور کر رہی ہے۔ تاکہ تجارت اور صنعت کار جو بنک سے قرضہ لیتے ہیں۔ بھاری منافعوں کی ترقی پر زیادہ دیر تک اپنا سامان نہ روک سکیں۔ یہ اقدامات ایک آرڈی ننس کی صورت میں نافذ کئے جائیں گے۔ جس کے تحت ذخیرہ اندوزوں اور بلیک مارکیٹ کرنے والوں کو سخت سزائیں دی جائیں گی۔

سزا کے طور پر حکومت ان کا سامان بھی ضبط کر سکے گی۔ اور انہیں ان کا کوئی معاوضہ نہیں دیا جائے

حکومت کا خیال ہے۔ کہ اگر مارکیٹ کو ضرورت کے مطابق اشیاء سپلائی کی جائیں۔ تو ان فیصلوں کو نافذ کرنے کے لئے: وسیع انتظامات کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ امریکہ سے فالتو زرعی اشیاء اور روزمرہ استعمال کے سامان کی بھاری مقدار میں درآمد اور دوسری درآمدات سے جن کا انتظام کیا جا رہا ہے، مارکیٹ میں کافی سامان پہنچ جائے گا۔ اس کے علاوہ مقامی طور پر بھی پیداوار بڑھانے کی کوشش کی جائے گی

میدے کی تجارت

وزیر اعلیٰ ملک فیروز خان نون نے اپنی پریس کانفرنس میں بتایا۔ کہ صوبائی حکومت چاول چھڑنے کی ملوں کی نگرانی کرے گی۔ اور اگر ان ملوں میں کاشتکاروں کو مناسب دام نہ دیئے گئے۔ تو ممکن ہے۔ کہ صوبائی حکومت یا محکمہ امداد باہمی ان ساری ملوں کو اپنی تحویل میں لینے کے فیصلہ پر غور کرے۔

آئندہ میدہ کی تجارت اور نقل و حمل پر کوئی پابندی نہیں ہو گی۔ گڑ۔ شکر اور دیسی چینی کی تجارت بھی آزادانہ طور پر ہو سکے گی۔

آپ نے رائے ظاہر کی۔ کہ ان فیصلوں سے نہ صرف اجناس خوردنی کے نرخ کم ہو جائیں گے۔ بلکہ پرمٹ سسٹم ختم ہونے سے رشوت ستانی کا امکان بھی نہیں رہے گا۔

وزیر اعلیٰ نے کہا۔ صوبائی حکومت نے سوت کی تقسیم و فروخت پر سے کنٹرول ختم کر دینے کی سفارش کی ہے۔ لیکن حکومت سوت کی پیداوار کی نگرانی کرتی رہے گی۔ اس اقدام سے ممکن ہے فوری طور پر سوت کے نرخ کم نہ ہوں۔ لیکن نرخ میں اضافہ بھی نہیں ہو گا آپ نے کہا۔ کپڑے کی سپلائی تاحال کم ہے۔ اس لئے کپڑے پر کنٹرول بدستور رہے گا۔

گڑ۔ شکر کا برآمدی محصول ختم

حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ صوبے سے گڑ اور شکر کی برآمد پر چار آنہ فی من کے حساب سے جو ٹیکس لیا جاتا ہے۔ اسے فوری طور پر ختم کر دیا جائے۔ اب ان کی برآمد پر کوئی ٹیکس نہیں لیا جائے گا۔ اور اس مقصد کے لئے کوئی پرمٹ لینے کی ضرورت بھی نہیں ہو گی۔

کپڑے کی مقبول قسمیں

ٹیکسٹائل کمشنر نے کارخانہ داروں کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ ایسی قسموں کا کپڑا جو عوام میں زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ حکومت کے نامزد ایجنٹوں کے سوا کسی اور کو فروخت نہ کریں۔ کارخانوں کی دوکانوں پر محدود تعداد میں کپڑا فروخت ہو سکے گا۔ ٹیکسٹائل کمشنر نے یہ حکم اس شکایت پر جاری کیا۔ کہ کارخانہ دار اچھی قسموں کا کپڑا کافی مقدار میں ایجنٹوں کو نہیں دے رہے اور انہیں ایسی قسموں کا کپڑا اٹھانے پر مجبور کرتے ہیں۔ جسے عوام استعمال نہیں کرتے۔

چاول کی نقل و حمل پر پابندی ختم

حکومت پاکستان نے سرحدی علاقوں کے سوا چاول کی نقل و حرکت پر پابندی ختم کر دی ہے۔ یہ فیصلہ اعلیٰ غذائی کانفرنس کی سفارش پر کیا گیا ہے۔ برآمد بڑھانے اور مال کے بدلے مال کی سکیم میں چاول کو شامل نہیں کیا گیا۔

کپڑے کی قیمتوں میں کمی!

حکومت نے ۸ نومبر کو ملکی کارخانوں میں تیار ہونے والے کپڑوں کی قیمتوں میں دو آنے فی روپیہ سے ڈھائی آنے فی روپیہ تک کمی کر دی ہے۔

ملکی سوت کی قیمتوں میں کمی کا اطلاق موجودہ سٹاک پر بھی ہو گا۔

وزیر صنعت و تجارت مسٹر ایم۔ اے۔ ایچ اصفہانی نے حکومت کے ان فیصلوں کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ یہ فیصلے بتدریج کنٹرول ختم کرنے اور روزمرہ کے استعمال کی اشیاء کی قیمتیں گھٹانے کی پالیسی کے تحت کئے ہیں۔ آپ نے کہا۔ ملک میں بڑھتے ہوئے اخراجات زندگی کا مسئلہ حکومت کی انتہائی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ چنانچہ مرکزی حکومت کپڑا، گوشت گھی۔ اور ایندھن کی دوسری اشیاء کی قیمتیں کم کرنے کے مؤثر طریقوں پر غور کر رہی ہے

اعلان میں کہا گیا ہے۔ نئی حکومت نے عہدہ سنبھالتے ہی اس بات پر کافی غور کیا۔ کہ روزمرہ کے استعمال کی اشیاء کی قیمتیں کم کرنے کیلئے مؤثر طریقے اختیار کئے جائیں۔

پاکستانی ... اس وقت ہر ماہ سوت کی چار ہزار گانٹھیں صارفین کو مہیا کرتے ہیں۔ اور ملک بہت جلد میڈیم اور کورس قسم کا سوت اپنی ضرورت سے زیادہ تیار کرنے لگے گا۔

حکومت نے ملکی کپڑے کی قیمتوں میں بھی ۲½ فی صد کمی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جنوری ۱۹۵۴ء سے اب تک کئی مرتبہ قیمتیں کم کی گئی ہیں۔ پہلی مرتبہ یکم اپریل سے ۶¼ فی صد۔ ۲۰ مئی سے ۴ فی صد تک۔ اور یکم اگست سے ۳ فی صد کمی کی گئی۔ امید ہے۔ کارخانوں میں بنے ہوئے کپڑے کی قیمتوں میں کمی سے کھڈیوں کے بنے ہوئے کپڑے کی قیمتوں میں کمی واقع ہو گی۔

کھڈیوں کی صنعت

حکومت کھڈیوں کی مشکلات سے بخوبی واقف ہے، حکومت نے ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے۔ جو اس صنعت کو ٹھوس اور مستحکم بنیادوں پر چلانے کیلئے سفارشات پیش کرے گی۔

ملکی کارخانوں کے کپڑے کی قیمتیں کم کرنے کا جو فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق کارخانہ دار لاگت پر دس فی صد تک منافع لے سکیں گے۔

کارخانہ داروں نے وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ سوت پر سے کنٹرول ہٹنے سے تین ماہ تک قیمتوں میں اضافہ نہیں کریں گے۔ لیکن اس کے بعد بھی اگر قیمت فروخت بڑھ گئی۔ تو حکومت دوبارہ کنٹرول نافذ کرنے سے نہیں ہچکچائے گی۔

اعلان میں بتایا گیا ہے۔ جن ملوں کے مالکوں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ دس روز کے تیار کردہ سامان سے زیادہ سٹاک نہ رکھیں۔ اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ کارخانہ دار ذخیرہ نہ کر سکیں۔

امریکی امداد کے تحت ساڑھے سات کروڑ ڈالر کی مالیت کا جو سامان درآمد کیا جا رہا ہے۔ اس سے روزمرہ کے استعمال کی اشیاء کی قیمتیں کم ہو جائیں گی۔ امید ہے جب امریکہ سے تیل بنولہ تمباکو گھی چینی اور دوسرا سامان پہنچنا شروع ہو جائے گا۔ تو اس کا قیمتوں کے موجودہ رجحان پر خاطر خواہ اثر پڑیگا

حکومت نے مختلف سب کمیٹیاں قائم کر دی ہیں جو مختلف ضروری اشیاء کی قیمتیں کم کرنے کے سوال پر غور کریں گی۔ امریکہ سے یہ اشیاء موجودہ سال ختم ہونے سے پہلے کراچی۔ چٹاگانگ اور چالنا پہنچنا شروع ہو جائیں گی۔

مسٹر اصفہانی نے بتایا۔ کہ جون ۱۹۵۵ء کے آخر تک امریکہ سے ۲۵ کروڑ کی مالیت کا سامان پہنچ جائیگا۔ اس میں نصف سے زیادہ سامان زرعی اشیاء پر مشتمل ہو گا۔

فلپ ریڈیو کے نرخ

چھ یا بارہ وولٹ کے فلپ ریڈیو ماڈل نمبر ۳۶۹۔۴ ۳۶۹۴ کی زیادہ سے زیادہ قیمت فروخت ۵۲۰ روپے مقرر کی گئی ہے۔ ریڈیو کے درآمد کنندگان اور دکاندار خریداروں کو جتنی کمیشن چاہیں دے سکتے ہیں۔

خود کاشت رقبہ کا اعلان

سرکاری اطلاع کے مطابق حکومت پنجاب نے خود کاشت رقبہ مخصوص کرنے اور زائد رقبہ کو مزارعین کے سپرد کرنے کے متعلق اعلان کی تاریخ میں یکم ستمبر ۱۹۵۴ء سے مزید چھ ماہ کی توسیع کر دی ہے۔ اب یہ اعلان ۳۱ مئی ۱۹۵۵ء تک کرنا ہو گا۔

درسی کتب کی درآمد

کتب کے تمام منظور شدہ درآمد کنندگان خواہ وہ کسی بیرونی فرم کے نمائندے ہوں یا نہ درسی کتب درآمد کرنے کا لائسنس حاصل کرنے کیلئے درخواستیں دے سکتے ہیں۔ درخواست دہندگان کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ تعلیمی اداروں کے سپلائی آرڈر درخواست کے ہمراہ بھیجنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ نہیں چاہیئے۔ کہ پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر یا ڈائرکٹر محکمہ تعلیم سے خاص سرٹیفکیٹ مہیا کریں۔ جن میں اس بات کی تصدیق کی گئی ہو۔ کہ جن کتابوں کے لائسنس کے لئے درخواست دی جا رہی ہے۔ وہ یونیورسٹی یا متعلقہ حکام کی طرف سے منظور شدہ ہیں۔ اور تعلیمی اداروں میں پڑھائی جا رہی ہیں۔ اس کے علاوہ ان کتابوں کی مکمل فہرست بھی دی جائے۔ جن کی درآمد کے لئے لائسنس کی درخواست دی جا رہی ہو۔

درخواستیں ایجوکیشنل ایڈوائزر حکومت پاکستان کراچی کے نام آنی چاہئیں۔ درخواستوں کی تاریخ اب بڑھا کر مغربی پاکستان کے لئے ۲۵ نومبر اور مشرقی پاکستان کے لئے ۳۰ نومبر کر دی گئی ہے۔

گورونانک کے یوم ولادت پر راجہ غضنفر علیخاں کی تقریر

نئی دہلی ۲۳ نومبر۔ پاکستانی ہائی کمشنر راجہ غضنفر علی خاں نے کل جالندھر میں گورونانک کے یوم ولادت پر ایک تقریر کی۔ حاضرین راجہ صاحب کی تقریر سے اتنے متاثر ہوئے۔ کہ انہوں نے بے اختیار پاک ہندوستی زندہ باد کے نعرے لگائے۔ اور راجہ غضنفر علی خاں کو اتنے ہار پہنائے کہ وہ پھولوں میں دب گئے۔

برطانوی کمپنی سالانہ ایک لاکھ موٹریں تیار کرے گی

لندن ۲۳ نومبر:۔ برطانیہ کی ایک موٹر ساز کمپنی ان دنوں ایک منصوبہ تیاری کر رہی ہے جس کے تحت وہ اگلے سال اگست کے آخر تک سالانہ ایک لاکھ کے حساب سے موٹریں تیار کرنے لگے گی۔ گذشتہ مالی سال میں اس کمپنی نے تہتر ہزار موٹریں تیار کی تھیں یہ اعلان حال میں برطانوی اسٹینڈرڈ موٹر کمپنی کے سالانہ اجلاس میں کیا گیا۔ امید کی جا رہی ہے۔ کہ پہلے ہیرس فرگوسن کا ادارہ کوئی ساٹھ ہزار ٹریکٹر تیار کرنے لگے گا۔ سالانہ اجلاس میں جو رپورٹ پیش ہوئی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ادارہ میں ص

پسماندہ ممالک کو عالمی تجارت میں زیادہ مراعات دی جائیں

کراچی ۲۳ نومبر مسٹر تفضل علی نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ جو ممالک پسماندہ ہیں۔ ان کو عالمی تجارت میں زیادہ سے زیادہ مراعات دی جائیں ——— پاکستانی نمائندہ مسٹر تفضل علی جنیوا سے واپس کراچی پہونچ گئے۔ انہوں نے بتایا کہ پسماندہ ممالک کی تجارت اور ٹیرف کے متعلق ہم نے بارہ نکات پیش کئے تھے۔ سات سالہ پرانی تنظیم نے ماضی کے تجربات کی روشنی میں اپنے آپ کو از سر نو منظم کرنے کا پروگرام بنایا ہے اس تنظیم کا آئندہ اجلاس ماہ جنوری میں منعقد ہوگا اس اجلاس میں دیگر ممالک کے نمائندے بھی اپنے اپنے ممالک کی طرف سے رپورٹیں پیش کریں گے۔ مسٹر تفضل علی نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ گاٹ کو ابھی تک بہت سی مشکلات درپیش ہیں۔ لیکن اس نے اس کے باوجود تجارتی جنگ پر قابو پالیا ہے یہ اہم بات ہے کہ اس تجارتی جنگ میں اکثر ممالک نے اپنے آپ کو الگ تھلگ رکھا ہے۔ مسٹر تفضل علی نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا ۔ بعض ترقی یافتہ ممالک نے یہ دلیل پیش کی ہے۔ کہ ٹیرف کا حلقہ وسیع کر کے غیر ترقی یافتہ ممالک کی مقامی صنعتوں کو بچایا جائے۔

ص موٹر سازی کو ترقی دینے اور اس سلسلہ میں جو ریسرچ کا کام ہو رہا ہے۔ وہ برابر جاری ہے۔ جس کا مزید پتہ آٹھ اور دس ہارس پاور کی ماڈلوں نیز ٹرائمف قسم کی شکاری گاڑی کے مظاہروں سے چلتا ہے۔ اسی طرح کار کے دوسرے نمونوں پر بھی اب تک کافی کچھ کام ہو چکا ہے

امریکہ میں خدا کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کی رسم

نیویارک ۲۳ نومبر۔ امریکہ کے لوگ ہر سال نومبر کی آخری جمعرات کو "یوم تشکر" مناتے ہیں یہ تہوار جو اہل امریکہ کے مذہبی جذبات کا آئینہ دار ہے۔ سارے ملک میں انتہائی سنجیدگی کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ اس موقعہ خدا کی نعمتوں کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ اور دعائیں مانگی جاتی ہیں

امریکہ میں یہ رسم اس وقت سے چلی آتی ہے جب کہ انگلستان کے پیوریٹن فرقہ کے لوگوں کی پہلی جماعت ... امریکہ پہونچی تھی۔ امریکہ کی سرزمین پر جب پہلی فصل کاٹی گئی۔ تو پیداوار توقع سے زیادہ تھی۔ جس سے کسانوں کو بے حد خوشی ہوئی اور انہوں نے اس کے لئے خدا کا شکر ادا کیا۔

مرکزی وزراء کے نام سمن جاری کر دیئے گئے

کراچی ۲۲ نومبر۔ سندھ چیف کورٹ نے مرکزی کابینہ کے ارکان کے نام کل سمن جاری کر دیئے۔ چیف کورٹ نے مرکزی وزراء کو چھ دسمبر کے دن مولوی تمیز الدین خان کی درخواست کی سماعت کے دوران حاضر ہونے کا حکم دیا ہے۔ وزیر دفاع جنرل محمد ایوب خاں پر سمن کی تعمیل نہیں ہو سکی۔ کیونکہ وہ ان دنوں کراچی میں نہیں ہیں۔

پاکستان کے نامور وجودوں میں سے ایک چوہدری محمد ظفراللہ خان کا درخشندہ وجود ہے

اُردو اور انگریزی کے علاوہ دنیا کی دیگر زبانوں پر بھی انہیں کچھ کم عبور حاصل نہیں ہے

پاکستان پر مسٹر جیمز اے۔ مائیکنر کا مقالہ!

پاکستان اسٹینڈرڈ کراچی کی ایک حالیہ اشاعت میں ریڈرز ڈائجسٹ کے مشہور مقالہ نویس مسٹر جیمز اے مائیکنر کا پاکستان پر ایک طویل مضمون شائع ہوا ہے۔ ذیل کا اقتباس اسی مضمون سے ہی ماخوذ ہے:—

پاکستان کے اکثر کسان قریب قریب فاقہ زدہ حالت میں کچے مکانوں کی دیہی بستیوں میں رہتے ہیں۔ اوسط آمدنی ۸۰ ڈالر سالانہ کے قریب ہے، لوگ کثیر العیال ہیں۔ اور اسی نسبت سے اُن کی ضروریات بھی بہت زیادہ ہیں۔ بہت کم بچوں کو سکول میں تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے ۸۰ فی صدی کے قریب ناخواندہ رہ جاتے ہیں۔ اس کے باوجود مجموعی لحاظ سے دیہاتی زندگی اچھی ہے۔ قدیم روایات خوش مذاقی اور امیدِ بہم کی بدولت اس میں پورا ربط پایا جاتا ہے۔ نئی حکومت کے تحت سکولوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اور اوسط آمد بھی بڑھ رہی ہے اس کے بالمقابل پاکستان میں ہزاروں کی تعداد میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جن کی تعلیمی حیثیت نہایت درجہ روشن اور نمایاں ہے۔ انہی نامور وجودوں میں سے ایک درخشندہ وجود چوہدری محمد ظفراللہ خان کا ہے

انہوں نے لندن میں تعلیم حاصل کی۔ وہ ایک نامور قانون دان تسلیم کئے گئے۔ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے رکن نامزد ہوئے۔ ہندوستان کی عدالت عالیہ کے جج بنائے گئے۔ علاوہ ازیں انہوں نے اقوام متحدہ میں پاکستان کے شعلہ بیان لیڈر کے طور پر نام پیدا کیا۔

اور کئی پاکستانیوں کی طرح اُن کے نزدیک واشنگٹن۔ اوسلو۔ جنیوا یا کچے مکانوں کے اُس گاؤں میں جہاں کہ اُن کا بچپن گذرا۔ کوئی فرق نہیں ہے۔ وہ ہر جگہ اپنے آپ کو اسی طرح محسوس کرتے ہیں۔ کہ گویا وہ اپنے گھر میں ہیں۔ اس میں شک نہیں۔ وہ دو زبانوں یعنی اُردو اور انگریزی کے ماہر ہیں۔ لیکن دیگر زبانوں پر بھی انہیں کچھ کم عبور حاصل نہیں ہے۔ قرآن کے مطالعہ کے لئے عربی۔ ادب کا حظ اُٹھانے کے لئے فارسی۔ اپنے ہم جلیسوں کے ساتھ بات چیت کرنے کے لئے پنجابی۔ حکمت عملی اور سیاسی مدبری کے لئے کچھ فرانسیسی اور سفر کرنے کے لئے تھوڑی بہت جرمن الغرض کونسی زبان ہے۔ جس میں اپنے مافی الضمیر کو ادا کرنے پر وہ قادر نہیں ہیں"

(بحوالہ "پاکستان اسٹینڈرڈ" کراچی مورخہ ۱۶ ردسمبر ۱۹۵۴ء صفحہ ۴)

جنرل نجیب کو اُن کے عہدہ سے الگ کرنا ناگزیر تھا

مصر کا دورہ کرنے والے سوڈانی وفد کا اعلان

قاہرہ ۲۴ر نومبر:۔ سوڈان سے ایک وفد سوڈان کے وزیر تعمیرات سید محمد نورالدین کی قیادت میں جمعہ کو یہاں پہنچا تھا۔ تاکہ حکومت مصر پر جنرل نجیب کی حفاظت کے لئے زور دے۔ وفد نے رات ایک اعلان جاری کیا۔ جس میں مصری حکام کے ساتھ اس بات پر اتفاق رائے کا اظہار کیا گیا تھا۔ کہ جنرل نجیب پر مقدمہ نہ چلایا جائے۔ اس بیان میں کہا گیا ہے کہ یونینسٹ پارٹی کے وفد نے حالیہ واقعات کی تفصیلات کا مطالعہ کیا۔ اس وفد کو اس بات کا یقین ہو گیا ہے۔ کہ جنرل نجیب کو ان کے عہدہ سے الگ کرنا ملک کے مفاد کے پیش نظر ناگزیر تھا۔ اراکین وفد اور مصری حکام کے درمیان اس بات پر اتفاق رائے ہو گیا ہے۔ کہ اب اس معاملہ کو ختم کر دیا جائے گا اور جنرل نجیب کے خلاف مقدمہ نہ چلایا جائیگا اس طرح ملک کے دشمنوں کو ملک کے اتحاد کو ختم کرنے کا موقعہ نہ مل سکے گا۔

صوبہ بہار میں سیلاب کے بعد قحط سالی کی مصیبت

پٹنہ ۲۳ر نومبر:۔ موسم برسات میں سخت سیلاب کے بعد اب بہار کو خشک سالی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اور اکثر مقامات پر نوّے فی صدی فصلیں خراب ہونے کا اندیشہ پیدا ہو گیا ہے۔ اگرچہ زیادہ خراب حالت جنوبی بہار کی ہے۔

وزیراعظم پیکن جا رہے ہیں

رنگون ۲۳ر نومبر:۔ وزیراعظم برما یو نو ۲۹ر نومبر کو اپنے پہلے دورہ چین پر روانہ ہو رہے ہیں موصوف پیکنگ میں عوامی جمہوریہ ویٹ نام (ویت منہ) کے صدر ڈاکٹر ہوچی منہ سے ملاقات کریں گے۔ مسٹر یونو چین سے واپس آنے کے بعد جاکرتا جائیں گے۔ جہاں وہ آئندہ جنوری کے شروع میں کولمبو طاقتوں کی ہونے والی کانفرنس میں شرکت کریں گے۔

وزیراعظم ترکی مصر کا دورہ کرینگے

قاہرہ ۲۳ر نومبر:۔ وزیراعظم ترکی عدنان مندریس عنقریب مصر کا دورہ کرنے والے ہیں۔ جس سے اُن کا عرب ممالک کا دورہ مکمل ہو جائیگا یہ دورہ مصر اور ترکی کے درمیان نیا تعاون شروع کر دے گا۔

ہندو معاشرے سے چھوت چھات

(بقیہ صفحہ ۴)

سے نازل ہو رہے تھے۔ اس لئے ضروری قرار دیا گیا۔ کہ اُس مذہب کے ساتھ وابستگی ...... نسلی اور قبائلی وابستگی سے بڑھ کر ہو۔ جن لوگوں نے بھی اس نئی وفاداری کا جُوا اپنی گردنوں پر رکھا۔ وہ بلا تخصیص و امتیاز ایک وسیع تر برادری کے رکن بنتے چلے گئے۔ یہ خدائے واحد کے منتخب کردہ لوگ تھے۔ جنہوں نے یہ عہد کیا۔ کہ وہ ایک دوسرے کو دکھ نہیں دیں گے۔ بلکہ امداد باہمی اور فلاح عامہ کو اپنا شعار بنائیں گے۔"

("دی عرب" صفحہ ۱۲۵)

اس نوری انقلاب کے زیر اثر آگے چل کر مسلم ممالک کا سوشل نظام کن بنیادوں پر استوار ہوا اور کس قسم کا معاشرہ ابھر کر دنیا کے سامنے آیا اس کا حال بھی خود مسٹر برٹرم تھامس کی زبان سے سنیئے وہ لکھتے ہیں:—

"خلفائے بغداد کے دور حکومت میں عوام کو جو آزادی و خوشحالی میسر تھی۔ دنیا کا ہر ملک اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر تھا۔ جہاں یورپ میں غریب کسان اور مزارع وغیرہ جاگیرداروں کی اُن زمینوں کے ساتھ بندھے رہنے پر مجبور تھے کہ جنہیں وہ کاشت کرتے تھے۔ اور جہاں اہل حرفہ غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ وہاں عربوں کے زیر نگیں ممالک میں کاشتکار اور پیشہ ور صناع بالکل آزاد شہریوں کی طرح زندگی بسر کر رہے تھے۔ رتبے اور دولت کا تفاوت بیشک موجود تھا لیکن ازمنہ وسطیٰ کے یورپ میں سوسائٹی جس قسم کے اَن مٹ طبقات میں بٹی ہوئی تھی۔ عربوں کے ہاں وہ یکسر مفقود تھے"

("دی عرب" صفحہ ۱۵۱)

ایک ایسی دنیا میں جو بقول مسٹر برٹرم تھامس اَن مٹ طبقات میں بٹی ہوئی تھی یہ انقلاب عظیم کیسے رونما ہوا؟ یقیناً یہ اُس ذہنی اور قلبی تبدیلی کی بدولت معرض وجود میں آیا۔ جو اسلام کی بے نظیر اخلاقی تعلیم نے لوگوں اور حکومتوں کے اندر پیدا کی۔ اگر لوگوں کے قلوب و اذہان میں یہ تبدیلی رونما نہ ہوتی۔ اور وہ ادنیٰ و اعلیٰ، غریب و امیر، فرو تر و برتر کی تفریق میں الجھے رہتے۔ تو کوئی ملکی قانون انہیں اس طرح باہم شیر و شکر نہ کر سکتا۔ جو حکومت نے اسلامی تعلیمات کے زیر اثر اُن سے جس سماجی کردار کا مطالبہ کیا۔ خود ان کے دل اور ضمیر نے اُس کی تائید کی۔ اور وہ اس پر دل و جان سے عمل پیرا ہو گئے۔ اور ایک اچھوتا نظام دنیا کے سامنے ابھر آیا۔ پس سوشل برائیوں کا علاج ملکی قوانین نہیں۔ بلکہ ایک مضبوط اور برتر اخلاقی تعلیم ہے۔ ہندو سوسائٹی میں چھوت چھات کے خلاف لاکھ قوانین بنائے جائیں۔ وہ بے اثر رہیں گے۔ تاوقتیکہ افراد کے ذہنوں پر سے اُس کلچر کی فرمانروائی ختم نہ ہو جائے۔ جس کے زیر اثر غیر فطری اونچ نیچ کا احساس اجاگر ہوتا ہے۔ اور جو انسانیت کو مستقلاً بڑھیا اور گھٹیا ذاتوں میں تقسیم کر کے رکھ دیتا ہے۔ پس چھوت چھات دور کرنے کا ایک ہی طریق ہے۔ اور وہ یہ کہ دنیا مروجہ کلچرل نظاموں کو خیرباد کہتے ہوئے اسلام کے تہذیبی نظام کو اپنانے کے لئے تیار ہو جائے۔ اور اُس ذہنی تبدیلی کے راستے پر گامزن ہو کہ جس کے بغیر یہ انقلاب رونما نہیں ہو سکتا۔ اور اگر اس کے لئے یہ ممکن نہیں ہے۔ تو پھر چھوت چھات کی لعنت سے نجات پانے کا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہ ہو گا۔ ایسی صورت میں آج نہیں تو کل خود اچھوت اور دیگر پسمت اقوام اس بات پر مجبور ہو جائیں گی کہ وہ اس تہذیبی نظام کو خوش آمدید کہیں۔ جو انہیں غلامی کی زنجیروں سے نجات دلا کر آگے آنے اور دوسروں ہی کی طرح ترقی کرنے